رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

Digtized by Khilafat Library

جلد ۳ | ۱۵۔ جولائی ۱۹۱۵ء | بروز پنجشنبہ | مطابق یکم رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ | نمبر ۱۰

مدینۃ المسیح علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مع رفقاء سفر پیر کے روز بتاریخ ۱۲ جولائی قریبًا ۴ بجے قبل از عصر مع الخیر لاہور سے واپس رونق افروز قادیان ہو گئے۔ فالحمد للہ۔ خدام کے ساتھ دیر تک سلام و مصافحہ مسنونہ کا سلسلہ جاری رہا +

جناب مولوی فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب جنہیں حضرت صاحب ایدہ اللہ منکران خلافت سے شرائط زیر غور طے کرنے کے واسطے لاہور چھوڑ آئے تھے۔ ۱۳۔ جولائی کی صبح کو واپس آ گئے۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب نے یہ کہا کہ شرائط تو اپنی اپنی جگہ پر بیٹھے ہوئے تحریرًا بھی طے ہو سکتی ہیں +

گرل سکول دار الامان قادیان میں ۳ ہفتے کی گرمائی تعطیل ہوگئی طلباء مدرسہ تعلیم الاسلام جو چھٹی میں اپنے گھروں کو گئے ہوئے ہیں وہ واپسی کیلئے ریلوے کنسیشن منگانا چاہیں تو یکم اگست تک جناب ہیڈ ماسٹر صاحب کی خدمت میں درخواستیں بھیجیں +

۱۳۔ جولائی کو حضرت اقدس ایدہ اللہ نے حافظ روشن علی صاحب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب اور میر قاسم علی صاحب کو بلمیاں ضلع جالندھر کیطرف روانہ فرمایا۔ وہاں دو مبلغ حافظ جمال احمد صاحب اور مولوی عبد اللہ صاحب پہلے سے گئے ہوئے تھے جلسہ مخالفین نے کیا تھا۔ اتفاقًا مباحثہ کی صورت پیدا ہو گئی۔ اور جس غرض کے لئے ہمارے مبلغ گئے تھے وہ بفضلہ پوری ہو گئی یہ دونوں صاحب قادیان واپس آتے ہوئے بٹالہ کے راستہ میں ہی ان تینوں بزرگوں کو مل گئے اور اپنے ہمراہ واپس قادیان لے آئے اور دربار خلافت میں جلسہ کے تمام حالات گذارش کئے +

افسوس کہ ہمارے مکرم فاضل میر محمد اسحٰق صاحب سلمہ اللہ تعالٰی کا صاحبزادہ عزیز محمد ناصر جسکی عمر سوا دو برس کی تھی کچھ عرصہ کالی کھانسی کے مرض میں مبتلا رہکر منگل (۱۳/۱۵ ۷) کی شام کو فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالٰی میر صاحب کے تمام خاندان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور انہیں عزیز مرحوم کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین +

ہلال رمضان المبارک کی رویت یہاں بدھ (۱۴/۱۵ ۷) کی شام کو ہوئی۔ جمعرات کا پہلا روزہ تھا +

نوافل تراویح ۔ یہ نفل مسجد مبارک میں تہجد کے وقت پڑھے جاتے ہیں۔ اور مسجد اقصٰے میں بعد نماز عشاء یہاں قاری غلام یٰسین صاحب قرآن کریم سناتے ہیں اور وہاں (بڑی مسجد میں) حافظ جمال احمد صاحب۔ دونوں جگہ آٹھ رکعت باجماعت ادا کیجاتی ہیں +

بارش کا کئی روز سے سخت انتظار تھا۔ اللہ تعالٰے نے پہلے ہی روزہ کو اپنی رحمت نازل فرما دی۔ فالحمد للہ علٰی ذالک +

مکرم و معظم حافظ روشن علی صاحب مع اہلخانہ بعد نماز جمعہ چند روز کے لئے اپنے وطن تشریف لے گئے +

اعتذار

افسوس کہ یہ پرچہ کاپیاں خراب ہو جانے اور دوبارہ لکھے جانے کے سبب دو دن دیر سے شائع ہوتا ہے۔ (مینیجر)

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

اخبار احمدیہ

گلزار باغ (پٹنہ) کے ایک دوست نے حضرت صاحب سے ذیابیطس کی بیماری میں روزہ کے متعلق دریافت کیا تھا کہ رکھا جائے یا قضا کیا جائے۔ حضور نے اس کے جواب میں فرمایا "بیماری میں روزہ جائز نہیں اور ذیابیطس کے لئے تو بہت ہی مضر ہے" +

محی الدین پور (کٹک) سے ہمارے ایک مخلص دوست نے لکھا ہے کہ ہندو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر سنکر بہت خوش ہوتے ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے شاستر میں بھی ایک مہوتا مغل (؟) کی خبر ہے جو اسی زمانہ میں آنیوالا تھا +

بو بک (تحصیل ظفروال) کے ایک دوست محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں خدا تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ اسکی عمر میں برکت دے۔ حضور نے اس کا نام محمد احمد رکھا +

سترِاہ (ضلع سیالکوٹ) سے محمد الدین صاحب دیہاتی چٹھی رساں نے روزہ کے متعلق مسئلہ پوچھا کہ میں بوجہ سفر روزہ نہیں رکھ سکتا۔ حضور نے جواب میں فرمایا جنکی ملازمت سفر کی ہو ان کو روزہ معاف نہیں ہو سکتا۔ اگر بیمار ہو جائے تو اور بات ہے +

گوجرہ سے مکرم بھائی محمود بیگ صاحب اپنے حق میں دُعا کے ملتجی ہیں +

میدان جنگ سے ہمارے مخلص دوست ڈاکٹر محمد حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی کی دُعا سے چند سعید الفطرت لوگ موقعہ پاکر میرے پاس آتے ہیں اور سلسلہ عالیہ کے ساتھ اظہار اخلاص کرتے ہیں +

خوشی کی بات ہے کہ اخویم مکرم جناب مولوی فضل الدین صاحب کے ہاں فرزند تولد ہوا ہے خدا تعالےٰ اس عزیز کو عمر و نیک توفیق دے اور اپنے والد کیطرح مخلص خادم دین بنائے +

بابا پیمبرا سنگھ صاحب کی اہلیہ جنکی بیماری کی خبر پہلے چھپ چکی ہے افسوس کہ انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون نماز جنازہ پڑھا جائے +

ہمیر پور سے مولوی عبد الصمد صاحب خبر دیتے ہیں کہ چرکھاری میں دو مخالف مولوی صاحبان پر بفضل خدا فتح ملی۔ وفات مسیح کو بجز قبول کر لینے کے ان سے کچھ نہ بن پڑا +

سمبڑیال سے برادر نواب دین صاحب حل مشکلات کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں احباب انکے حق میں دُعا کریں +

نکودر۔ ضلع جالندھر سے سلامت علی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ موضع ملسیاں میں مخالفین نے ایک جلسہ کیا اور اسمیں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بلایا۔ وہاں کے لوگوں نے احمدیت کو نہایت بدنام کر رکھا ہے حتیٰ کہ بعض لوگ احمدیت اور عیسائیت کو مترادف سمجھتے اور کہتے ہیں کہ یہ کوئی اسلامی فرقہ نہیں بلکہ عیسائی فرقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو ہدایت دے +

بھدرواہ (جموں) سے مولوی غلام نبی صاحب جو مدرسہ احمدیہ کے استاد تھے اور آجکل تبدیل ہوا کے لئے ریاست جموں میں تشریف لے گئے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ لوگ حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی کے متعلق کچھ پوچھتے ہیں تو انکے واعظ ان کو ڈانٹتے ہیں چونکہ وہ شہر میں گفتگو کرنے سے روکتے ہیں اور مکان چھوڑنے کی دھمکی دیتے ہیں۔ اس لئے میں نے راستوں پر تبلیغ شروع کر دی ہے اور باغوں میں جاتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب کی سعی جمیل مشکور فرمائے اور ہر ایک مبلغ کے دل میں تبلیغ اسلام کا ایسا ہی جوش دے + آمین +

خبریں

جنگ

روما (پایہ تخت اٹلی) کی ایک سرکاری اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ اطالین معرکوں میں آسٹریا کی سپاہ نے مختلف مقامات پر جو حملے کئے وہ پسپا کر دیئے گئے ہیں +

پیٹروگراڈ (روس) کی سرکاری خبر ہے کہ لوبلین کے تمام جنوبی علاقہ میں ہماری جارحانہ کارروائی کا سلسلہ وسیع ہوتا جاتا ہے غنیم برابر پیچھے ہٹ رہا ہے اس نے ہمپر قابو پانے کی ہر چند کوشش کی مگر عبث۔ روسیوں کا یہ بھی بیان ہے کہ ہم نے اب تک دشمن کے ۱۵ ہزار قیدی گرفتار کئے ہیں +

جنوب مغربی افریقہ کے جرمن گورنر نے ۹- جولائی بوقت ۲ بجے اطاعت قبول کر لی غنیم کی جس جمعیت نے وہاں ہتھیار ڈالدیئے ہیں اس میں ۴۰-۲۰ - افسر ہیں ۳۱۶۶ جنگی جوان - ۳۷ میدانی توپیں اور ۲۲ کلدار توپیں +

تصحیح ضروری

الفضل مورخہ ۱۱- جولائی صفحہ ۲ کالم ۳- نیز اشاعت مورخہ ۱۳- جولائی کے صفحہ ۲ کالم ۱ و ۲ و ۳ اور صفحہ ۴ کالم ۱ میں منکران خلافت کے ساتھ نامہ و پیام کا جو ذکر ہے اسمیں ایک دو واقعات ایسے لکھے گئے ہیں جنمیں صحیح اطلاع نہ ملنے کی وجہ سے کسی قدر فروگذاشت ہو گئی ہے لہذا بغرض رفع غلط فہمی اسکی تصحیح ضروری معلوم ہوتی ہے۔ پس ناظرین کرام کی آگاہی کے لئے لکھا جاتا ہے کہ کُل خط و کتابت جو فریقین کے درمیان ہوئی ہے وہ موجود ہے اور انشاء اللہ اپنے وقت پر شائع ہو جاویگی۔ لیکن خلاصہ اس کا یہ ہے کہ ابھی تک طے نہیں ہوا کہ آیا مناظرہ ہوگا یا صرف جانبین کی تقریریں ہونگی۔ دوران قیام لاہور میں جلسہ تقاریر کی شرائط حسب درخواست فریق ثانی ہم نے لکھکر پیش کر دی تھیں ان کے متعلق ترمیمات کا مسودہ دوسرے فریق نے ہمکو دیدیا تھا۔ اور تصفیہ شرائط کے لئے باہم زبانی گفتگو بھی فریقین کے مقررہ آدمیوں کے درمیان احمدیہ بلڈنگس میں ہوتی رہی ہے اور ابھی تک تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا مناظرہ ہوگا یا جلسہ تقاریر ہوگا۔ ہم نے جو شرائط پیش کی تھیں وہ شرائط تقاریر ہیں اور فریق ثانی نے ترمیمات کا جو مسودہ پیش کیا ہے اسکی بعض شرائط کی وجہ سے صورت مناظرہ ہوتی جاتی ہے دوسرے فریق کو کہا گیا ہے کہ اگر وہ مناظرہ چاہتے ہیں تو درخواست تحریری پیش کریں تاکہ شرائط مناظرہ پیش ہوکر ان کا تصفیہ ہو۔ اسکے بعد ابھی تک کوئی کارروائی ایسی نہیں ہوئی جس سے یہ کہا جا سکے کہ مناظرہ ہوگا یا صرف جلسہ تقاریر۔ ہاں دوسرے فریق نے اس قسم کی درخواست مناظرہ پیش کرنے سے انکار کیا ہے مگر ابھی تک یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ کس فریق نے گریز کیا ہے +

حضرت خلیفۃ المسیح اپنی روانگی لاہور کے وقت جلد تر تصفیہ شرائط کے لئے اپنے قائم مقام وہاں چھوڑ آئے تھے اور مولوی محمد علی صاحب کے نام ایک خط بھی دیا تھا کہ وہ اپنے مقرر کردہ آدمیوں کو یہ تاکید کریں کہ وہ جلد تصفیہ کیطرف متوجہ ہوں مگر مولوی محمد علی صاحب اور ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب چاہتے ہیں کہ آیندہ خط و کتابت کے ذریعہ تصفیہ شرائط کیا جاوے۔ اور مولوی محمد علی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے نام ایک خط بھی لکھا ہے کہ آپکے مقررہ کردہ آدمیوں کے لاہور ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں جو اس مجبوری کی وجہ سے ہمارے قائم مقام ۱۳- جولائی کی صبح کو قادیان واپس آ گئے ہیں اسکے بعد جو کارروائی ہوگی اسکی اطلاع اپنے وقت پر دی جاوے گی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۵ - جولائی ۱۹۱۵ء

امام اولوالعزم

خلیفۂ برحق حضرت فضل عمرؓ ایدہ اللہ کا

سفر لاہور

اہل شہر کو تبلیغ اور منکران خلافت پر اتمام حجت

(نمبر ۲)

اعلیحضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا یہ سفر گو بلحاظ مدّت و مسافت معمولی و مختصر کہا جا سکے۔ لیکن اپنے قیمتی نتائج کے لحاظ سے اُمید ہے کہ انشاء اللہ حضور کے مبارک عہد خلافت کا ایک اہم کارنامہ ثابت ہوگا ٭

جو احباب الفضل کی گذشتہ اشاعتوں کو شروع سے آخر تک بغور ملاحظہ فرماتے رہے ہیں۔ انہیں معلوم ہوگا۔ کہ گو تفصیل و ترتیب کا کماحقہ اہتمام والتزام نہیں ہو سکا۔ اور یہ بعض وجوہ سے ذرا دقّت طلب بھی تھا۔ لیکن اس سفر کے متعلق ضروری ضروری اطلاعات قریباً کسی نہ کسی عنوان کے ماتحت ہدیہ ناظرین ہو چکی ہیں۔ لہٰذا اس سلسلہ میں ہمارا مقصود صرف بعض اہم واقعات پر ایک نظر ڈالنا ہے ٭

منکرانِ خلافت سے نامہ و پیام

چونکہ مجوزہ جلسۂ تقاریر یا مباحثہ کے متعلق ضروری شرائط کا ابھی کوئی قرار واقعی تصفیہ نہیں ہوا۔ لہٰذا اس بارہ میں فی الحال ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔ گو واقعات صاف و صریح ہمارے سامنے ہیں۔ جن سے ہر ایک معاملہ فہم و منصف مزاج انسان بآسانی صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے مگر بنظر احتیاط اس حصّہ کو اختتام نامہ و پیام تک کے لئے ملتوی کرتے ہیں ٭

حضرت صاحب کا لیکچر اہل شہر سے خطاب

دوسرا اہم واقعہ ہمارے امام محترم حضرت فضل عمرؓ کا وہ لیکچر ہے۔ جو ۱۱ جولائی کی شب کو بعد نماز مغرب احاطہ میاں سراج الدین صاحب میں ہوا۔ جس کے سامعین کی تعداد ڈیڑھ دو ہزار سے کم نہ ہوگی۔ اس دعوت الی الخیر میں معززین شہر کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ جماعت لاہور کے سرکردہ احباب نے جلسہ کا انتظام معقول پیمانہ اور عمدہ طریق پر کیا تھا فجزاہم اللہ۔ اس مؤثر و شاندار منظر کی مختصر کیفیت جو الفضل کے خاص رپورٹر نے قلمبند کی۔ حسب ذیل ہے:-

دریوں اور کرسیوں سے جلسہ گاہ کو سجایا۔ اور بجلی کی روشنی سے منور کیا گیا تھا۔ لوگ مغرب سے پہلے ہی جوق جوق آنے شروع ہو گئے تھے۔ اور جب ۸ بجکر ۵۳ منٹ پر حضرۃ خلیفۃ المسیح ثانی نے لیکچر شروع فرمایا تو اسوقت تمام وہ جگہ جو سامعین کے لئے تیار کی گئی تھی بھر چکی تھی۔ اور ابھی بہت سے لوگ جگہ کی تلاش میں کھڑے تھے۔ اس لئے جو احباب بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں کہا گیا کہ آپ مہربانی کر کے ایک دوسرے کے ساتھ ملکر بیٹھ جائیں تاکہ کوئی صاحب سُننے سے محروم نہ رہ جائیں۔ اسطرح بہت سی جگہ نکل آئی۔ اور کھڑے ہوئے صاحبان بھی بیٹھ گئے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر بعد پھر جو دیکھا گیا تو بہت سے نو آئے ہوئے حضرات کھڑے تھے۔ اس لئے مکرر وہی پہلی گذارش ذرا زیادہ زوردار الفاظ میں کی گئی۔ اسپر پھر جگہ نکل آئی۔ اور ایستادہ لوگ بیٹھ گئے لیکن چند ہی منٹوں کے بعد پھر جگہ کی کمی محسوس ہونے لگی چونکہ لوگوں کو اس طرح گنجان بٹھا دیا گیا تھا کہ اب ان میں اور جگہ کے نکلنے کی کوئی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے یہ کہا گیا کہ جس قدر احمدی احباب اور خصوصاً لاہور کے احمدی صاحبان جلسہ گاہ میں بیٹھے ہیں وہ اُٹھ کر آنے والوں کے لئے جگہ خالی کر دیں۔ اور خود وہاں بیٹھیں یا کھڑے ہو جائیں۔ جہاں فرش نہیں ہے۔ (اسجگہ صرف یہی نہیں کہ فرش نہیں کیا گیا تھا بلکہ عمارت کی تعمیر شروع ہونے کی وجہ سے اینٹیں اور روڑے بھی پڑے تھے) اس حکم کی تعمیل احمدی احباب نے بڑی خوشی اور فراخ دلی سے کی اور اُٹھ کر وہاں چلے گئے۔ انکی جگہ نو آمدہ احباب سے پُر ہو گئی۔ لیکن چند منٹ کے بعد ماشاء اللہ پھر وہی "جائے تنگ است و مردمان بسیار" کی شکایت موجود تھی۔ چونکہ اب کوئی چارہ نہ تھا کہ آنے والوں کے بیٹھنے کا کیا انتظام کیا جائے اس لئے خاموشی اختیار کی گئی۔ اور لوگ جلسہ گاہ کے دروازے سے گذر کر سڑک تک کھڑے رہے۔ اور ہر ایک مذہب و ملّت کے لوگ سامعین میں موجود تھے۔ یہاں جگہ کے ناکافی ہونے کا باعث منتظمین جلسہ کی کوئی کوتاہی قرار نہیں دے سکتے۔ کیونکہ انہوں نے لوگوں کے آنے کی اُمید کے مطابق کافی سامان کر لیا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں میں کچھ ایسی تحریک کی کہ وہ خلاف اُمید بہت زیادہ تعداد میں آگئے فالحمد للہ علٰی ذالک ٭

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی یہ تقریر اس موضوع پر تھی کہ آپ اہل لاہور کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ پیغام اپنی زبان سے پہنچا دیں جس کو لیکر وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تھے۔ حضور کے تقریر شروع فرمانے کے بعد چند منٹوں ہی سامعین پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ ہر وہ شخص جو جلسہ گاہ میں موجود تھا۔ مثل تصویر نقش حیرت نظر آتا تھا حضور نے خدا تعالیٰ کے رب العالمین ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے تقریر شروع فرمائی۔ پھر اسلام کے سچے اور اعلیٰ مذہب ہونے کے دلائل بیان فرمائے۔ بعدہٗ دُنیا میں انبیاء کے آنے کی ضرورت کو واضح طور پر مختصر مگر نہایت مؤثر و دلنشین الفاظ میں بیان فرمایا۔ اسکے بعد انبیاء جو دُنیا کی اصلاح کرتے ہیں اس کی تشریح فرمائی۔ اور حضرت مسیح موعودؑ نبی اللہ کے ان کاموں کو سرانجام دینے کی طرف سامعین کو توجہ دلائی جو انبیاء دُنیا میں آکر کیا کرتے ہیں۔ بالآخر آپنے حضرت مسیح موعود کے "پیغام صلح" کی طرف لوگوں کو دعوت دی۔ یہ تقریر قلمبند کر لی گئی ہے۔ انشاء اللہ عنقریب شایع کر دی جائے گی۔

تقریر کا مؤثر اور دلکش ہونا اور یہ امر کہ خدا تعالیٰ نے خود لوگوں کے دلوں میں شرکت جلسہ کی تحریک فرمائی تھی اس سے ظاہر ہے کہ باوجود اس کے کہ سخت گرمی کا موسم تھا اور لوگ نہایت تنگی سے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھے ہوئے بلکہ بہت سے کھڑے تھے۔ لیکن پھر بھی جب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ۱۰ بج کر ۱۰ منٹ پر اپنی تقریر کو ختم

فرمایا۔ اور کرسی پر رونق افروز ہو گئے تو کوئی شخص بھی اپنی جگہ سے ہلا۔ اور نہ کسی قسم کی آواز نکالی۔ تمام کی تمام جلسہ گاہ میں خاموشی اور سکوت کا عالم طاری تھا جب کچھ دیر تک لوگ نہ اُٹھے تو حضرت خلیفۃ المسیح نے حکم فرمایا کہ اذان کہی جائے۔ جب اذان کہی گئی تب لوگوں کو اختتام تقریر کا یقین ہوا۔ اور وہ بصد حسرت وافسوس اُٹھ اُٹھ کر چلنے لگے جب یہ تقریر چھپ کر شائع ہو گی۔ اس وقت ناظرین کو پتہ لگیگا کہ کس شان کی ہے۔ فی الحال صرف اتنا ہی بتا دینا کافی ہو گا کہ جلسہ میں چونکہ ہر مذہب و ملت ہر حیثیت ہر مذاق و خیالات کے لوگ موجود تھے۔ اس لئے کچھ محل تعجب نہ ہوتا۔ اگر حاضرین میں سے کوئی شخص کسی بات پر اظہار ناپسندیدگی و بےلطفی کرتا۔ لیکن سامعین پر فرداً فرداً نظر کرنے سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سب کے سب ہمہ تن گوش ہوش بنے ہوئے کامل توجہ اور دلچسپی سے لیکچر سننے میں محو ہیں اور ختم تقریر کے بعد ابھی کچھ اور سننے کے منتظر تھے۔ گرمی کا موسم۔ جگہ کی تنگی عدم گنجائش کے سبب پنکھوں کا کوئی انتظام نہیں پھر بھی لوگوں کو اسطرح ہمہ تن گوش دیکھ کر خدا تعالیٰ کے پیارے بندوں کی قبولیت کا نظارہ معاندین خلافت حقہ کی آنکھوں کو خیرہ کر رہا تھا۔ لیکچر کی اطلاع کے لئے ایک اشتہار شائع کیا گیا تھا۔ اور ہمارے منادنے شہر میں جگہ جگہ زبانی بھی کسی قدر اعلان کیا تھا۔ لیکن جیسا کہ چاہیئے تھا ویسا اعلان عام نہیں ہو سکا۔ تاہم حاضرین کی کثرت سے ماشاء اللہ ایک عظیم الشان جلسہ ہو گیا۔ فالحمد للہ *

لاہور کے احمدی احباب جس تن دہی گرم جوشی اخلاص اور خوشی سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے لے کر روانگی تک مہمانوں کی خاطر و مدارات اور انصرام ضروریات میں کمال مستعدی سے کمربستہ رہے۔ انکی للّٰہیت تعریف و تحسین سے مستغنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی انکی بہتر جزا دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی روانگی کے وقت تمام احباب سٹیشن پر آئے۔ اور بعض میاں میر تک بھی ہمراہ تھے۔ امرتسر کے احباب کو اگرچہ حضرت صاحب کی روانگی کی اطلاع بہت تنگ وقت میں ملی تھی تاہم کچھ دوست سٹیشن پر آ گئے تھے۔ بٹالہ کے سٹیشن پر احمدی برادران نے دودھ کی لسی وغیرہ سے مہمانوں کی تواضع کی۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور اسطرح ۱۳ جولائی کو عصر سے کچھ پہلے مع الخیر دار الامان واپس پہنچ کر یہ سفر ختم ہوا *

مُباحثہ شملہ

اکثر احباب کو علم ہو گا کہ ابتدا میں یہ مباحثہ مولوی عمر الدین صاحب مبائع اور بابو عبد الحق صاحب منکر خلافت کے درمیان قرار پایا تھا مگر منکرین نے اپنی کمزوری محسوس کر کے حکیم محمد حسین عرف مرہم عیسےٰ کو بلا لیا۔ پھر حضرت فضل عمرؓ خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے میاں محمد سعید صاحب کو اپنی جماعت کی امداد کے لئے بھیجدیا۔ دوران مباحثہ میں غیر مبائعین کے عجیب عجیب اعتقادات کا انکشاف ہوا جو بالکل غیر احمدیوں کے معتقدات سے ملتے ہیں بلکہ بعض ان سے بھی بیہودہ تر۔ جن کا ذکر اشاعت مورخہ ۶ جولائی میں ہو چکا ہے علاوہ ازیں یہ بھی سُنا گیا ہے کہ مسئلہ نبوت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بابو عبد الحق صاحب اور مرہم عیسےٰ میں اختلاف ہے۔ اول الذکر مانتے ہیں کہ حضرت صاحب کا دعوے ظلّی اور مجازی وغیرہ نبوت کا تھا۔ جسمیں اور کوئی مجدد شریک نہیں۔ گو یہ نبوت ان کو زمرۂ انبیاء میں شامل نہیں کرتی۔ مگر مرہم عیسےٰ کہتے ہیں کہ آپ پر لفظ نبی کا اطلاق ہی جائز نہیں کیونکہ یہ نبوت ویسی ہی ہے جیسی دیگر محدثین کی۔ حیرانی ہے کہ ان لوگوں کی عقل کو کیا ہو گیا؟ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں کہ اُمت محمدیہ میں میں ہی نبی کہلانے کے لئے مخصوص ہوں۔ اور میرے نشانات اگر ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے (دیکھو حقیقۃ الوحی اور چشمۂ معرفت) مگر یہ کہتے ہیں کہ آپ نبی کہلا سکتے ہیں۔ اور نہ زمرۂ انبیاء میں شامل ہیں۔ افسوس! ارشاد کونوا مع الصادقین کی خلاف ورزی کا یہ نتیجہ ہے کہ عقلیں ہی مسخ ہو گئی ہیں اور خلیفۂ برحق حضرت فضل عمر ایدہ اللہ سے عداوت کا وبال ہے کہ رفتہ رفتہ لیمن قتلہم کے مصداق ہوتے جاتے ہیں ہماری جماعت شملہ کے سکرٹری صاحب خبر دیتے ہیں مسئلہ نبوت کے متعلق بحث تقریباً ختم ہو چکی ہے مگر جناب پریزیڈنٹ صاحب نے ابھی تک فیصلہ صادر نہیں فرمایا۔ گو فریقین حسب قرار داد پابند نہیں ہیں کہ انکے فیصلہ کو تسلیم کریں تاہم

بڑی دلچسپی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ ناظرین بھی منتظر رہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مسئلہ حیات ووفات مسیح

بڑی خوشی کی بات ہے کہ اہلحدیث مورخہ ۲ر جولائی میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ آنیوالا مسیح نبی ہوگا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ نبی ہو کر نہیں آئینگے بلکہ انکی نبوت سابقہ ہوگی (یعنی گو نئے نبی نہ ہونگے مگر نبی ضرور ہونگے) اور وہ باوصف نبوت کے۔ احکام میں اسلامی احکام کی پابندی میں امتی بنکر تشریف لائینگے ان کی نبوت جدیدہ نہ ہوگی + + + + + + + + + + + + حضرت عیسیٰ اس لفظ (رسد) میں جیسے اب داخل ہیں اس وقت بھی ایسے ہی ہونگے کسی قسم کی جدت اس میں نہ آئیگی۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ گویا تابع شریعت محمدیہ ہونگے تو بھی وصف نبوت قائم رہیگا اور آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ کے رسلہ کے مفہوم میں داخل ہونگے۔ بہر حال ان کی نبوت جو ہے وہ چھینی نہیں جائیگی وہ بدستور نبی رہینگے۔ اس سے اتنا تو ثابت ہو گیا۔ کہ آنے والا مسیح نبی ضرور ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ عیسیٰ بن مریم ہے یا امت محمدیہ کا کوئی فرد عیسیٰ۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ آنیوالا مسیح اس امت محمدیہ کا ایک فرد ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ عیسیٰ بن مریم قرآن مجید سے ثابت ہے کہ فوت ہو چکا ہے اور مردے دنیا میں واپس نہیں آ سکتے پس لامحالہ وہ آنیوالا مسیح اس امت کا کوئی فرد ماننا پڑیگا۔ یا حدیث کی تکذیب لازم آئیگی کیونکہ قرآن مجید بہر حال حدیث پر مقدم ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اس بات کے مدعی ہیں کہ وہی عیسیٰ آنیوالا ہے تو اس کی حیات ثابت کریں کیونکہ اگر وہ بقید حیات نہیں بلکہ فوت ہو چکا ہے جیسا کہ قرآن مجید سے ثابت ہے۔ تو پھر ان کا یہ زعم باطل ہے کہ وہی مسیح بن مریم دوبارہ دنیا میں آنیوالا ہے۔

قابل توجہ خریداران الفضل

بہت سے احباب نے وی پی واپس کر دئیے ہیں حالانکہ پہلے سے انکی اطلاع دیجا چکی تھی۔ بعضوں نے واپسی کی وجہ بھی کوئی نہیں لکھی۔ اسطرح دفتر کا بڑا نقصان ہوتا ہے۔ براہ مہربانی ایسے جملہ احباب جو ایسی مطلع فرمائیں کہ انکے نام اخبار بند کرنا ہے یا وہ ادائگی چندہ میں کچھ مہلت چاہتے ہیں؟ (مینجر)

دربار خلافت

(الفضل کے لوکل رپورٹر نے قلمبند کیا)

آداب مجلس

حضور نے حدیث کا درس دیتے ہوئے فرمایا بعض نادان کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بڑی دلیری اور جرأت سے سوال کئے جاتے تھے۔ اور آپ ان کا جواب دیتے تھے لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ صحابہؓ تو کہتے ہیں۔ نہینا ان نسئال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شی۔ ہم منع کئے گئے تھے کہ کسی بات کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھیں جبکہ صحابہ کرام کو سوال کرنے سے منع کر دیا گیا تھا تو نہ معلوم اور کس مسلمان کو جرأت اور دلیری سے پوچھنے کی ہمت ہو سکتی تھی۔ پھر کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ سے مجلس عام میں پوچھا گیا تھا کہ آپ نے یہ کرتہ کہاں سے پہنا ہے؟ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس طرح کے سوال کرنے والے لوگ صحبت نبوی کے آداب و تہذیب کی کمی کی وجہ سے ایسا کرتے رہے ہیں ورنہ کیا وجہ تھی کہ صحابہؓ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معمولی سوال کرتے ہوئے بھی ڈریں مگر باہر کے لوگ آپ سے قسمیں دے دیکر پوچھیں (اس وقت وہ حدیث پڑھائی جا رہی تھی جس میں ذکر ہے کہ ایک شخص نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی قسم دیکر پوچھا کہ آیا آپ کو خدا نے پانچ نمازوں کا حکم دیا ہے؟) آجکل منکرین خلافت حجت کے طور مبائعین پر یہ بات پیش کیا کرتے ہیں کہ آنحضرت صلعم اور آپکے خلفاء پر تو لوگ بڑی جرأت اور دلیری سے سوال کرتے اور باتیں پوچھتے تھے لیکن تم لوگوں میں یہ جرأت نہیں اس لئے تم پیر پرست ہو گئے ہو۔ ہم کہتے ہیں اگر اس طرح کے سوال کرنا ایمانی جرأت کی نشانی ہے تو گویا سب جلیل القدر صحابہ بڑے بزدل اور ڈرپوک تھے کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی سوال نہ کرتے تھے۔ ہاں اہل بادیہ آکر کرتے تھے اسلئے انہیں صحابہ سے بڑھ کر ایمانی جرأت سے کام لینے والے کہنا چاہیئے پھر حضرت عمر پر سوال کرنے والا کوئی صحابی نہ تھا عام شخص تھا کیونکہ اگر کوئی صحابہ میں سے ہوتا تو ضرور اسکا نام لیا جاتا لیکن یہ ایک بے نام شخص کی طرف سے روایت ہے اگر اس طرح سوال کرنا کوئی عمدہ اور پسندیدہ بات ہوتی۔ تو کیوں حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ نہ کرتے کیا ان میں جرأت اور دلیری نہ تھی؟ تھی اور ضرور تھی۔ مگر چونکہ اس طرح کہنا کوئی اچھی بات نہ تھی اس لئے کسی نے نہ کہا۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر سوال کرنے والے بھی وہی لوگ تھے جو یا تو منافق تھے یا اہل بادیہ جو آداب مجلس سے بیگانہ تھے اس لئے ایسے اس احمقانہ دلیری اور جرأت کو حجت کے طور پر پیش کرنا اپنی حماقت کا ثبوت دینا ہے۔ ہاں یہ بات اس وقت قابل سند ہو سکتی تھی جبکہ ایسا فعل کسی جلیل القدر صحابی کیطرف سے وقوع پذیر ہوتا۔

دعوت اسلام دینا

معاذ کی یہ حدیث کہ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک تاتی قوما من اهل الکتاب فادعهم الی شهادة ان لا اله الا الله وانی رسول الله فان اطاعوا لذالک فاعلمهم ان الله افترض علیهم خمس صلوات فی یوم ولیلة فان هم اطاعوا لذالک فاعلمهم ان الله افترض علیهم صدقة۔ یعنے بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ تم کچھ اہل کتاب سے ملو گے پس انہیں اس بات کی شہادت کے لئے بلانا کہ اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کا رسول ہوں اگر وہ یہ بات مان لیں تو انکو آگاہ کرنا کہ اللہ نے انپر ہر ایک دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ یہ بھی مان لیں تو ان کو بتانا کہ اللہ نے انپر زکوٰۃ فرض کی ہے۔

اِس سے منکرین خلافت یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ غیر مسلم لوگوں کو اول اللہ اور رسول منوانا چاہیئے یعنے کچھ عرصہ انہیں صرف اتنی ہی تعلیم دینی چاہیئے کہ وہ زبانی طور پر اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کریں۔ اور اپنے عمل سے اس کا کوئی ثبوت نہ دیں اس کے بعد انہیں نماز پڑھنا سکھانا چاہیئے۔ اور دیگر احکام اسلام کے بجالانے کی تکلیف نہ دینی چاہیئے پھر کچھ عرصہ بعد زکوٰۃ بتانی چاہیئے۔ اور اسی طرح ترتیب وار تمام احکام پر ان سے عمل کروانا چاہیئے۔ لیکن یہ بالکل غلط بات ہے کیونکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سب باتیں ہر ایک انسان پر اسی وقت سے فرض ہو جاتی ہیں جبکہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ یہ باتیں نو مسلم کو سکھانی چاہئیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ ایک بات سکھا کر چھوڑ دیا جائے۔ اور کچھ عرصہ بعد دوسری سکھائی جائے پھر تیسری اور چوتھی وغیرہ۔ احکام یکے بعد دیگرے اس لئے بیان کئے گئے ہیں کہ ایک وقت اور ایک دفعہ تو یہ سب باتیں زبان سے نہیں نکل سکتیں بیان کرنیوالا ضرور کسی ترتیب سے ہی کہیگا اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسطرح فرمایا ہے ورنہ باتیں سب ایسی ہی ہیں جو ایک وقت میں مسلمان ہونے والے پر فرض ہو جاتی ہیں ✣

کیا خلافت کے منکر فاسق نہیں؟

عن ابی هریرة قال لما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم واستخلف ابوبکر بعده وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله فقد عصم منی ماله ونفسه الا بحقه وحسابه علی الله تعالیٰ فقال ابوبکر والله لاقاتلن من فرق بین الصلوٰة والزکوٰة فان الزکوٰة حق المال والله لو منعونی عقالا کانوا یؤدونه الی رسول الله صلی الله علیه وسلم لقاتلتهم علی منعه

ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی۔ اور ابو بکر خلیفہ ہوئے۔ اور عرب کے جو کافر ہو گئے تو عمر نے ابو بکر سے کہا کہ تم ان لوگوں سے کیونکر لڑو گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہوا ہے کہ مجھے لوگوں سے لڑنے کا اس وقت تک حکم دیا گیا ہے جب تک وہ لا الہ الا اللہ کہیں۔ پس جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے مجھ سے اپنے مال اور جان کو بچا لیا مگر کسی حق کے بدلہ۔ پھر اس کا حساب اللہ پر ہے پس ابو بکر نے کہا خدا کی قسم میں اس شخص سے لڑونگا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک ایسے عقال (رسی کا ٹکڑہ) کو روکینگے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت دیا کرتے تھے تو میں ان سے لڑونگا اس کے نہ دینے پر ✣

اس حدیث سے جو باتیں نکلتی ہیں انہیں سے دو یہ ہیں اوّل یہ کہ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ غیر مبائعین کس طرح فاسق ہو سکتے ہیں انہیں غور کرنا چاہیئے کہ یہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو مسلمان تھے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت سے زکوٰۃ ادا کیا کرتے تھے لیکن حضرت ابو بکر کے زمانہ میں دینے

(بقیہ دیکھو [illegible])

احمدؐ نبی اللہ

وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ
(الآیہ - سورۃ الجمعہ)

(از حضرت مولانا و بالفضل اولنا جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

حدیث ستفرق امتی الخ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت کی اس پیشگوئی کے مطابق آپ کی اُمت تہتّر فرقے ہونے والی ہے۔ اور ایک کے سوا جو ناجی ہے باقی سب ناری ہوں گے۔ آیت وآخرین منھم الخ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ ناجی فرقہ سب سے آخری ہے کیونکہ آخرین اسم تفضیل ہے۔ جسکے معنے ہیں بہت ہی پیچھے آنے والے۔ اور حدیث کیف تھلک امّۃ انا فی اولھا والمسیح ابن مریم فی آخرھا سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آخرین کا گروہ مسیح موعود کی جماعت ہے۔ اور فقرہ آخرین منھم کے معطوف علیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود باعتبار روحانیت و کمالات نبوت و رسالت محمدؐ رسول اللّٰہ ہی ہیں۔ اور تہتّر میں سے ایک کا ناجی ہونا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود پر ایمان لانے کی وجہ سے ہے اور ایسا ہی ایک کے سوا دوسروں کا ناری ہونا آپکے انکار کی وجہ سے۔ اور آخرین منھم کے فقرہ سے پتہ لگتا ہے کہ وہ آخری گروہ جو مسیح موعود پر ایمان لانے سے ناجی بنے گا۔ وہ آنحضرتؐ پر ایمان لانے والے صحابہ سے ہوگا۔ اور یہ قول کہ صحابہ سے ہوگا نسبت روحانیت کے لحاظ سے مسیح موعود کے وجود اور ظہور کو عین محمدؐ رسول اللہ کا وجود اور ظہور قرار دیتا ہے +

پس منھم کے لفظ سے یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ جیسے پہلے ملّی ایک ناجی گروہ کے سوا دوسرے سب ناری فرقے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے گئے اسیطرح آخرین کے سوا جس قدر دوسرے سب ناری فرقے ہیں۔ وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ٹھیرے۔ اور آنحضرت کی بعثت اول میں آپکے منکروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینا لیکن آپ کی بعثت ثانی میں آپکے منکروں کو داخل اسلام سمجھنا یہ آنحضرتؐ کی ہتک اور آیات اللہ سے استہزا ہے۔ حالانکہ خطبۂ الہامیہ میں حضرت مسیح موعود نے آنحضرتؐ کی بعثت اول اور ثانی کی باہمی نسبت کو ہلال اور بدر کی نسبت سے تعبیر فرمایا ہے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ بعثت ثانی کے کافر کفر میں بعثت اول کے کافروں سے بہت بڑھکر ہیں +

اس ضروری تبصرہ کے بعد غیر مبائعین بھائیوں کی توجہ کو ہم مفصلہ ذیل امور کیطرف منعطف کرنا چاہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی سعید روح اس سے فائدہ اٹھائے۔ اور حق کو قبول کرے۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز

(۱) مسیح موعود کی جماعت آخرین منھم کی مصداق ہونے سے آنحضرتؐ کے صحابہ میں داخل ہے اور ظاہر ہے کہ آنحضرتؐ کے صحابہ سے ہونے کے لیے صحابہ بننے والوں نے آنحضرت کا وجود نبوت پایا ہو۔ پس صحابہ بننے کی شان ایک امتی پر ایمان لانے کا نتیجہ نہیں ہوسکتی۔ اور احمدی بننے کا مرتبہ احمد پر ایمان لانے سے حاصل ہوسکتا ہے۔ نہ کسی غلام احمد پر۔ فانھموا و تدبّروا +

(۲) حضرت مسیح موعود کا بیعت لینے کے وقت یہ فرمانا کہ "کہو آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ توبہ کرتا ہوں" اور بجائے غلام احمدؐ کے صرف احمدؐ کا اسم زبان پر لانا اس بات کو صاف کرتا ہے کہ مبائعین کا احمدی کہلانا آپکے احمدؐ ہونیکی شان کے لحاظ سے ہے نہ کہ غلام احمد ہونے کی وجہ سے۔ فتدبّروا وتفکّروا +

(۳) حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا جب صحابہ سے بنا دیتا ہے تو کیوں آپکا انکار آنحضرتؐ کے منکروں اور کافروں سے نہیں بناتا۔

(۴) "ایک غلطی کا ازالہ" میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ "محمدؐ رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم" کے الہام میں محمد رسول اللہ سے مراد میں ہوں۔ اور محمد رسول اللہ خدا نے مجھے کہا ہے۔ اب اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (۱) یہ کہ آپ محمدؐ ہیں۔ اور آپکا محمدؐ ہونا بلحاظ رسول اللہ ہونے کے ہے نہ کسی اور لحاظ سے (۲) آپکے صحابہ آپ کی اس حیثیت سے محمدؐ رسول اللہ کے ہی صحابہ ہیں جو اشدّاء علی الکفار اور رحماء بینھم کی صفت کے مصداق ہیں۔ اشداء علی الکفار سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسطرح صحابہ آپ کی معیت اور آپ پر ایمان لانے سے مومن ہیں اسیطرح کفار آپکے انکار اور آپسے علیحدگی اختیار کرنے سے کافر ہیں اور پھر اس کفر اور ایمان کے باہمی اختلاف کی وجہ سے کافروں اور مومنوں کا باہمی مقابلہ رہتا ہے۔ لیکن مومن جو آپکے صحابہ اور آپکی معیت والے ہیں۔ ان کی علامت قرار دی ہے کہ وہ کافروں کے مقابلہ میں استقامت اور استقلال کے لحاظ سے نہایت ہی قوی اور مضبوط ہیں۔ اور آپس میں ہمدردی اور مہربانی سے ایکدوسرے کے ساتھ پیش آنے والے ہیں۔ نہ مومنوں کے مقابلہ میں کافروں کا ہاتھ بٹانے والے۔ اور نہ وہ سلوک جو کافروں سے چاہیئے مومنوں سے کرنے والے۔ اور نہ کافروں کی طرح مومنوں کی مخالفت میں اپنی طاقتوں کو صرف کرنے والے۔ یعنے وہ کافروں کا مقابلہ کرنے والے ہیں نہ مومنوں کا +

(۵) حضرت مسیح موعود کا الہام کہ "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کردے گا" اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تکمیل اشاعت ہدایت کے کام کے لیے ایک اور صرف ایک ہی نبی دنیا میں آیا ہے۔ جسکے سوا دوسرا کوئی نہیں۔ لیکن باوجود اسکے وہ اس عظمت اور شان کا عظیم الشان نبی ہے۔ دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ اسکو قبول نہ کیا اس نبی کو اس سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود خدا کے نزدیک نبی ہیں لیکن دنیا کے نزدیک نہیں۔ اور دنیا میں اس نبی کا آنا نبی کی حیثیت سے ہے نہ کہ اور حیثیت سے۔ دوسرے الہام میں فرمایا "لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون" یعنی تیرا ایک ایسا درجہ ہے جو آسمان میں ہے۔ اور ان لوگوں میں جو بصیرت رکھتے ہیں پھر ایک اور الہام ہے جو زمین کی طرف سے بطور حکایت بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے یا نبی اللّٰہ کنت لا اعرفک یعنے زمین پر ایک ایسا وقت بھی آنے والا ہے کہ وہ پکار اٹھے گی کہ نبی اللہ میں تجھے نہیں پہچانتی تھی۔ ان تینوں الہاموں پر یکجائی نظر ڈالنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی اللہ ہیں۔ اور نبی اللہ ہوکر ہی دنیا میں آئے۔ لیکن دنیا نے آپ کو قبول نہ کیا۔ دنیا سے مراد دنیا دار لوگ ہیں جیسے تیسرے الہام سے زمین سے زمینی لوگ مراد ہیں۔ اور دوسرے الہام کے فقرہ لک درجۃ فی السماء سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ درجہ جو آپ کے لیے آسمان میں اور بصیرت والے لوگوں میں مسلم ہے وہ نبوت کا درجہ ہی ہے۔ کیونکہ یہی وہ درجہ ہے کہ جس کو دنیا دار اور زمینی لوگوں نے شناخت نہ کرنے کی وجہ سے قبول نہیں کیا۔ اور جنہوں نے قبول کیا انہیں بصیرت والا کہا ہے اور کنت لا اعرفک سے اسکی اور بھی تائید ہوتی ہے کنت لا اعرفک سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ زمین پر دو زمانے آنے والے ہیں۔ ایک وہ زمانہ کہ جس میں مسیح موعود کے نبی ہونے کی شان کو زمینی لوگوں نے شناخت نہیں کیا۔ دوسرا وہ جس میں شناخت کیا۔ پہلے الہام میں یہ فرمانا کہ خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمینی لوگوں کا آپکے نبی اللہ ہونے کی

شان کو شناخت نہ کرنا زور آور حملوں کے ظہور سے پہلے ہوگا اور آپکے نبی اللہ ہونیکی شان کو شناخت کرنا زور آور حملوں کے ظہور کے بعد۔ اس لحاظ سے اس سے یہ بھی پایا گیا کہ مسیح موعود کے نبی اللہ ہونے کی شان میں فرق نہیں۔ البتہ فرق ہے تو ہمیں لوگوں کی شناخت اور عدم شناخت کے دو مختلف زمانوں کا۔ اس الہام سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بصیرت والے لوگ وہی ہیں جو آپ کو نبی اللہ ہونیکی شان کے ساتھ قبول کرتے ہیں۔ اور پھر زور آور حملوں کے ظہور سے پہلے لیکن جنھوں نے آپ کو زور آور حملوں سے پہلے نہیں قبول کیا۔ وہ اصحاب بصیرت سے نہیں ؛

(۶) غیر احمدیوں کو مسلمان سمجھنا وآخرین منھم کی شان پر حملہ اور صحابہ کی حیثیت کو ملیا میٹ کرنا ہے کیونکہ وآخرین منھم سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت کے لوگ مسیح موعود کے منکروں کے کسی گروہ سے بھی نہیں ہونگے۔ اور نہ ہی آپکے منکروں سے کوئی گروہ آپ کی جماعت سے شمار کیا جائے گا کیونکہ آپکی جماعت کو اگر کسی سے نسبت ہوگی تو وہ صحابہ کی جماعت ہے اور یہی وجہ ہے کہ آخرین کے ساتھ منھم کا لفظ زیادہ کیا گیا کہ مسیح موعود کی جماعت کو صحابہ سے سمجھنا چاہیئے نہ کسی اور گروہ سے جو مسیح موعود کے منکروں سے ہے۔ اب مسیح موعود کے منکروں کو بھی مسلمان ہی سمجھنا اور مسیح موعود کی جماعت کی طرح انکو بھی دائرہ اسلام میں داخل سمجھنا گویا آنحضرت کے منکروں کو مسلمان سمجھنا ہے اور مسیح موعود کی جماعت کیساتھ آپکے منکروں کو اسلام میں شریک سمجھنا گویا آنحضرت کے منکروں کو آپکے صحابہ کے اسلام میں شریک ٹھہرانا ہے

۷۔ آنحضرت نے فرمایا تھا کہ جب ایمان ثریا پر اٹھ جائے گا۔ تو اسے دوبارہ زمین پر لانے والا فارسی الاصل مرد یعنی مسیح موعود ہوگا۔ اب جب مسیح موعود کے منکر باوجود آپکے انکار کے مسلم ہی ٹھہرے تو ماننا پڑا کہ وہ اسلام اور ایمان جو ثریا سے لاکر مسیح موعود لوگوں کو دینے والے ہیں۔ اور جو آپکے بغیر کسی کو بھی نہیں ملے گا۔ وہ آپکے منکر و نکے پاس بھی موجود ہوگا۔ تب ہی تو مسیح موعود کے منکروں کو مسلم کہا جا سکتا ہے۔ ورنہ مسلم نہیں کہلا سکتے۔ پھر اس سے مسیح موعود کا آنا بھی عبث ٹھہرا۔ دوسرا زمین سے ایمان کے مفقود ہونے کے متعلق آنحضرت کا قول بھی غلط ٹھہرا۔ پھر خدا تعالیٰ کی ذات بابرکات پر بھی اعتراض۔ ونعوذ باللہ من ذالک ؛

۸۔ غیر احمدیوں کو مسلمان کہنا اگر اس وجہ سے جائز ہے کہ وہ بظاہر ارکان اسلام کے پابند اور اسلام کے مدعی ہیں تو اسکے جواب میں یہ عرض ہے مسیح موعود کے فتوے کے پیچھے انکے مسلمانوں کے اسلام کی کچھ بھی حقیقت نہیں صرف رسم کے طور پر ان کی مسلمانی ہے یہی وجہ ہے کہ مسیح موعود نے تحفہ گولڑیہ کے صفحہ ۰ پر حاشیہ میں تحریر فرمایا کلام الٰہی سے ظاہر ہے کہ تکفیر کرنیوالے اور تکذیب کی راہ اختیار کرنے والے ہلاک شدہ قوم ہے۔ اس لئے وہ اس لائق نہیں ہیں کہ میری جماعت میں سے کوئی شخص ان کے پیچھے نماز پڑھے۔ کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا۔" حضور کا یہ فرمانا کہ تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوے اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑیگا۔ کیا اس فقرہ میں بکلی ترک کرنیکا ارشاد غیر احمدیوں کے متعلق ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے ہے۔ یا ان کے کافر ہونے کی وجہ سے فافہموا وتدبروا ؛

(۹) وآخرین منھم سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ جیسے پہلے صحابہ میں خلافت کا قیام ہوا۔ ایسا ہی آخرین میں ہونا چاہیئے۔ بہ اسلئے کہ آخرین انہیں میں سے جو ہوئے پھر آیت استخلاف کے فقرہ لیستخلفنھم سے اس کی اور بھی تائید ہوتی ہے۔ اس طرح پر خدا نے فرمایا کہ خلافت کو قائم کرنا میرا کام ہے اور اس کے قیام میں روکوں کو اٹھا کر اسے استحکام بخشنا بھی میرا ہی کام۔ اب خلافت کا جواز اور قیام۔ یہ الٰہی منشا کے مطابق ہوا اور ولیمکنن لھم اور ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا کے ارشاد کے مطابق تمکین دین۔ اور تبدیل خوف بامن سے اس کی اور بھی تصدیق اور تائید ہوئی جیسے کہ واقعات سے ظاہر ہے۔ لیکن منکران خلافت کے وہ منگھڑت امیر اور خلیفے جو چار پانچ کی تعداد تک تقرر یافتہ ہوئے۔ اور بظاہر ہادی سلسلہ ہوئے میں جماعت کی روح اور سلسلہ کے مدار الہام سمجھے گئے ان کا اس شخص کے مقابلہ میں کہ جسکو وہ تحقیر کی نگاہ سے دیکھتے اور نالائق اور کمسن اور ناتجربہ کار بچہ سمجھتے ہر طرح کی ناکامیوں اور نامرادیوں سے تہک کر رہ جانا۔ کیا خدا تعالیٰ کے پوشیدہ ہاتھ نے صاحبزادہ حضرت فضل عمر کو دن دونی اور رات چوگنی انواع اقسام کی ترقیوں سے تمکین دین کے تاج عزت سے خلیفہ برحق کا نہیں کر دیا۔ الفضل کے کالموں کا ہر ہفتہ میں سینکڑوں مبائعین کے اسما کی فہرست سے پر ہوتا کیا اس بات کی کافی شہادت نہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی جماعت کس قدر ترقی کر رہی ہے لیکن ادھر امیر اور اتنے خلفاء اور ترقی کا یہ حال کہ امارت و خلافت کے روز ازل سے لیکر آجتک تنزل ہی تنزل اور ادبار ہی ادبار ہے۔ پہلے روز اگر بفرض مبائعین کی تعداد زیادہ سے زیادہ دو تین ہزار تک بھی سمجھ لی جائے تو آج حق کی مخالفت کی پر ادبار نحوست سے زیادہ سے زیادہ دو تین سو کی تعداد باقی رہ گئی ہوگی۔ سو یوماً فیوماً موجودہ تعداد روبہ تنزل ہی ہے اور ان کی رفتار ترقی معکوس کی طرف سرعت کے ساتھ قدم اٹھا رہی ہے اور خدا کے فضل سے وہ دن قریب ہے۔ جبکہ باقی غیر مبائعین کے متعلق بھی یخرون علے الاذقان سجدا انا کنا خاطئین کی الہامی صداقت کا راحت بخش نظارہ نظر آئے۔ وما ذالک علے اللہ بعزیز ؛

(۱۰) مصلح موعود کا نام حضرت مسیح موعود نے الہام کی بنا پر فضل عمر۔ بشیر۔ اور محمود بتا کر حضرت صاحبزادہ مرزا محمود صاحب کو مخصوص کر دیا۔ یا وجود مسیح موعود کی اس الہامی تخصیص کے غیر مبائعین کا اس سے انکار کرنا۔ ان کے فساد پر دال ہے نہ صلاحیت پر۔ پس مصلح موعود کے وجود کے ذریعے قوم سے ایسے لوگوں کا انکار سے علیحدہ ہونا قوم کی اصلاح ہے۔ پھر انکار کے بعد بیعت کرنا دوسری اصلاح ہے۔ پس واقعات کی اس بیّن شہادت کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کے مصلح موعود ہونے کی حقیقت میں کونسی کسر باقی رہگئی۔

فللّٰہ در من صدق الحق والصدق ؛

(بقیہ از صفحہ ۵)

انکار کر دیا تھا۔ ان کے ساتھ خلیفہ کو زکوٰۃ نہ دینے کے سبب کافروں کا سا سلوک روا رکھا گیا تو کیا سرے سے خلافت ہی کا انکار کسی مسلمان کے لئے روا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ دوسری یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جو احکام نبی کی معرفت لوگوں کو پہنچتے ہیں ان کا جاری رکھنا خلیفہ کا کام ہوتا ہے۔ اور وہ خلیفہ کے وقت میں لوگوں کے لئے اسی طرح قابل تعمیل ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت ابوبکرؓ فرماتے ہیں کہ میں وہی کچھ ان لوگوں سے لونگا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے ؛

٭ گیا اس بات کا پتہ نہیں دیتا کہ خدا کی تائید ونصرت سے حق کس طرف ہے اور باطل کس طرف۔ اور آلٰہی انتخاب کے خلفاء کی شان کیسی ہوتی ہے۔ اور زمینی منصوبوں سے تجویز کردہ خلفاء کی کیا وقعت ؛

Digtized by Khilafat Library

فہرست وصایا

(بقیہ ماہ اپریل و مئی و جون)

۹۲۹۔ بسم اللہ بیگم بنت محمد تقی سیٹھ ساکن قادیان ضلع گورداسپور ۱/۴ ۔ موجودہ زیور ۹۰ روپے کے۔ اور بعد وفات زائد متروکہ جائداد کی۔

۹۳۰۔ الٰہ بخش ولد جھنڈو موچی ساکن سرہند ریاست پٹیالہ۔ حویلی اور تین دکان میں سے ایک دکان وصیت میں دی۔

۹۳۱۔ محمد دین ولد شمس الدین جٹ گوندل ساکن شادیوال۔ (گجرات) ۱/۱۰ حصہ اپنی متروکہ جائداد ثابت شدہ کا۔

۹۳۲۔ ابراہیم ولد الٰہ بخش جٹ گوندل ساکن شادیوال (گجرات)، ۱/۱۰ حصہ اراضی ۵۳ کنال و مکان سکونتی قیمتی ۱۰۰ کا بعد وفات۔

۹۳۳۔ احمد دین ولد حیات محمد صاحب گوندل ساکن شادیوال (ضلع گجرات)، ۱/۱۰ حصہ بعد وفات جائداد متروکہ ثابت شدہ۔

۹۳۴۔ مسماۃ بیگم بی بی زوجہ شیخ نور احمد ککے زئی ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ مکانات پختہ دو منزلہ کے نصف کا جو کہ بیں ملا بعد وفات معہ زائد ترکہ۔

۹۳۵۔ سید محمد لطیف ولد برکت علی شاہ ساکن چک قاضیاں ضلع گورداسپور ۱/۱۰ و ۱/۵ موجودہ تنخواہ ۱۰ کا اور پانچواں حصہ بعد وفات متروکہ جائداد کا۔

۹۳۶۔ محمد فاضل ولد مولوی احمد دین۔ بوتالہ جھنڈا سنگھ (گوجرانوالہ) ۱/۱۰ حصہ جائداد ۱۰۰۰ روپے کا بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد ثابت شدہ کا۔

۹۳۷۔ محمد عبد اللہ ولد شاہ دین ککے زئی ساکن کوچہ ککے زئیاں امرتسر۔ ۱/۱۰ حصہ آمد کا زندگی میں اور بعد وفات جس قدر متروکہ جائداد۔

۹۳۸۔ غلام احمد خان ولد منتو خان ساکن ٹرو عدحال پاکپٹن ۱/۱۰ متروکہ جائداد کا بعد ادائے قرضہ۔

۹۳۹۔ مسماۃ زینب بی بی بنت چوہدری فیض بخش ساکن سڑوعہ ضلع ہوشیارپور ۱/۱۰ موجودہ زیور ۳۰۰ روپے کا اور جس غیر منقولہ جائداد ہو اس کا۔

۹۴۰۔ شیخ نیاز محمد ولد برکت علی ککے زئی ساکن راہوں (جالندھر)، ۱/۱۰ حصہ تنخواہ ۱۳ ماہوار کا اور متروکہ جائداد ثابت شدہ کا۔

۹۴۱۔ مہر دین ولد پیر بخش ارائیں ساکن دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور ۱/۴ حصہ حسب وصیت پدر برائے کنبہ ۴۰ روپیہ کا چوتہا حصہ مبلغ ۱۰ روپے داخل کئے۔

۹۴۲۔ فضل دین ولد عید اتیلی ساکن دہرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور ۱/۱۰ حصہ مبلغ ۵ کا معہ زائد جائداد متروکہ بعد وفات۔

۹۴۳۔ مسماۃ سہولی بنت بڈھا ارائیں ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور ۱/۵ حصہ اپنی موجودہ جائداد روپے کا بعد وفات

۹۴۴۔ جنت بی بی زوجہ محمد ابراہیم وکیسی ہیر شہر جالندھر ۱/۱۰ حصہ زیور و مہر ۲۵۰ کا بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد۔

۹۴۵۔ محمد ابراہیم ولد چوہدری پیر بخش آرائیں ساکن محلہ پوتیاں شہر جالندھر ۱/۱۰ حصہ موجودہ جائداد ۳۰۰ روپے کا بعد وفات مع زائد متروکہ جائداد۔

۹۴۶۔ مولوی غلام رسول ولد مولوی نور محمد جٹ ساکن اوجلہ ضلع گورداسپور ۱/۵ حصہ موجودہ جائداد ۲۰۵ روپے کا بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد۔

۹۴۷۔ مسمات حسین بی بی زوجہ علی محمد جٹ ساکن شادیوال ضلع گجرات ۱/۱۰ حصہ ۲۲۹ روپے کا بعد وفات۔

۹۴۸۔ محمد موسیٰ ولد محمد عیسیٰ ساکن سنور۔ ریاست پٹیالہ ۱/۱۰ حصہ اراضی زرعی ۲۵ بیگہ خام کا بعد وفات معہ زائد متروکہ۔

۹۴۹۔ مسماۃ کریم النساء زوجہ محمد موسیٰ ساکن سنور ریاست پٹیالہ ۱/۳ حصہ۔ زیور ۱۱۰ روپے کا بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد۔

۹۵۰۔ بنی بخش ولد سیدا ارائیں ساکن ہرمنس پورہ تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ ۱/۲ حصہ، اراضی ۲۴ بیگہ خام کا بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد۔

۹۵۱۔ الٰہ بخش ولد دہوبی ساکن خانپور تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ ۱/۱۰ حصہ ۵۰ بیگہ خام کا بعد وفات معہ زائد متروکہ جائداد۔

الفضل بک ایجنسی

کی معرفت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تصانیف موجودہ اور نیز مندرجہ ذیل رسالے اور کتابیں بذریعہ وی پی مل سکتی ہیں

حمائل شریف بصری نہایت نفیس مجلد ۔۔۔

ظہور مہدی۔ احمدیت کی تمام منقولی و معقولی بحثوں کا لب لباب سلیس و عام فہم زبان میں حجم ۲۵۰ صفحے قیمت ۔۔۔

خطبات نور ہر دو حصہ ۔۔۔

شان رحمت ۔۔۔ ۱/

اسلام تبلیغ سے پھیلا یا بذریعہ شمشیر؟ ۔۔۔ ۲/

ضرورت نبی ۔۔۔ ۱/

معین المبلغین۔ کثیر الحاجت آیات قرآنی مع حوالجات و معانی و استدلال ۔۔۔ ۱/

(مینیجر)

الفضل میں اجرتی اشتہارات

صرف وہی شائع ہو سکتے ہیں جنمیں شرعاً قانوناً اخلاقاً کوئی پہلو اعتراض کا نہ نکلتا ہو۔ اس لئے مشتہر صاحبان کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے شرح اجرت واجبی و معتدل ہوگی مگر جو ایک دفعہ طے ہو جائے اس میں کمی بیشی نہیں کیجائیگی۔ مفصل نرخنامہ ذیل کے پتہ سے منگائیں۔ واضح رہے کہ ہمارا اخبار الفضل ایک مسلمہ قومی آرگن ہے اور اس کا ایک ایک پرچہ کئی کئی شخصوں کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے الفضل خاصے کثیر الاشاعت اخباروں کا سا اثر رکھتا ہے۔

المشتہر منیجر الفضل قادیان دارالامان (گورداسپور)

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا وجود پاک کیا تھا؟ ایک پرشوکت آفتاب صداقت جسنے سرزمین عرب سے طلوع ہو کر شش جہت میں اپنا نور پھیلا دیا۔ اور تا قیامت اسے کوئی نہیں بجھا سکتا میٹھی زبان پنجابی نظم میں آنحضرت کے حالات دیکھنے ہوں تو ذیل کے پتہ سے چمکار محمدی منگاؤ قیمت

منشی جھنڈے خان احمدی مدرس انچارج پوسٹماسٹر بہالی (گوندا)

امام الزمان رسل یزدانی حضرت مسیح موعود کی تصانیف و دیگر بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب میرے یہاں ہوتی ہیں۔ آرڈر آنے پر فوراً تعمیل کیجاتی ہے۔ محمد یامین احمدی تاجر کتب قادیان